180511 ـ طلاق كى صورت ميں ماں كا بچے كى حق پرورش سے دستبردار ہونے كى شرط ركھنے كا حكم

سوال

بیوى كے ساتھ ايك عرصہ تك ميرے اختلافات چلتے رہے، جس كے نتيجہ ميں آپس ميں نفرت و دورى پيدا ہوئى، ليكن اب ميں معاملات كو اپنى اصل حالت پر لانا چاہتا ہوں ليكن ميں بيوى كے ليے يہ شرط ركھوں گا كہ اگر اختلافات كے نتيجہ ميں طلاق ہو گئى تو وہ بچوں كى حق پرورش سے دستبردار ہو جائيگى، اور اسے يہ شرط پورى كرنا ہوگى، يہ شرط سركارى اداروں سے تصديق كرا كر اس پر گواہ بھى بنائے جائيں گے، بيوى ايسا كرنے پر متفق بھى ہے، برائے مہربانى مجھے بتائيں كہ اس عمل كا حكم كيا ہوگا ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

جب خاوند اور بيوى ميں عليحدگى ہو جائے تو بچوں كى پرورش كا زيادہ حق ماں كو ہے، ليكن اگر ماں شادى كر لے تو يہ حق ساقط ہو جائيگا.

ابن منذر رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" علماء كرام كا اتفاق ہے كہ جب خاوند اور بيوى عليحدہ ہو جائيں اور ان كا بچہ ہو تو جب تك عورت نكاح نہيں كرتى بچے كى پرورش كى زيادہ حقدار ہوگى.

اور اس پر بھى متفق ہيں كہ جب ماں شادى كر لے تو وہ بچے كى پرورش كا حق نہيں ركھتى " انتہى

ديكھيں: الاجماع (24).

اس كى تفصيل سوال نمبر (153390) اور (8189) اور (5234) كے جوابات ميں ديكھيں.

دوم:

بچے كى پرورش ماں كا حق ہے اس ليے وہ سارے حقوق كى طرح بچے كى پرورش كا مطالبہ كر سكتى ہے، اور وہ

اس سے دستبردار بھی ہو سکتی ہے، اس بنا پر اگر آپ دونوں میں اتفاق ہوا ہے کہ بیوی حق پرورش سے دستبردار ہو جائیگی تو اس میں کوئی حرج نہیں، چاہے وہ مال لے کر اپنے حق پرورش سے دستبردار ہو یا بغیر مال کے.

ابن رشد مالکی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" بچے کی پرورش ماں کا حق ہے، چاہے تو وہ یہ حق لے سکتی ہے، اور چاہے اس سے دستبردار ہو جائے، اس سے منع کرنے کی کوئی وجہ نہیں؛ کیونکہ جب وہ دونوں متفق ہیں تو یہ آپس میں صلح مانی جائیگی کہ بیٹا خاوند کے سپرد کر دے اور اپنا حق پرورش چھوڑ دے " انتہی

دیکھیں: فتاوی ابن رشد (3 / 1546 - 1547).

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جب تك تم نكاح نہ كرو تم اس كی زيادہ حقدار ہو "

اس میں دلیل پائی جاتی ہے کہ بچے کی پرورش کا حق ماں کو حاصل ہے، فقھاء کرام اس میں اختلاف کرتے ہیں کہ آیا یہ پرورش والے کا حق ہے یا اس پر حق ہے ؟

اس میں دو قول پائے جاتے ہیں:

صحیح یہ ہے کہ پرورش ماں کا حق ہے، اور جب بچہ پرورش کا محتاج ہو اور ماں کے علاوہ کوئی اور نہ ہو تو یہ اس پر حق ہوگا، اور اگر ماں اور بچے کا سربراہ اسے منتقل کرنے پر متفق ہوں تو ایسا کرنا جائز ہے " انتہی

دیکھیں: زاد المعاد (5 / 403).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" پرورش کا حق حاضن کے لیے ہے اس پر نہیں، اس بنا پر جب وہ اس کے علاوہ کسی اور کو دینا چاہے تو یہ جائز ہے " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (13 / 536).

اور شیخ رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے:

" جب ماں اپن حق پرورش ساقط کر دے تو اس میں کوئی حرج نہیں " انتہی

دیکھیں: فتاوی نور علی الدرب (19 / 2) مکتبہ شاملہ کی نمبرنگ کے مطابق.

واللہ اعلم .